منگل 5- جنوری 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

منگل 5- جنوری 1999ء - 16 رمضان 1419 ہجری- 5 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 4

سچی ہجرت کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اصل مہاجر وہ ہے جو ان تمام اقوال و افعال کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے-

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن 98ء☆ نمبر 6

ہجرت کا اصل مطلب بدیاں چھوڑ کر نیک اعمال کی طرف آجانا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے متقی اور امین تھے

درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن:- 27- دسمبر 1998ء - سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں ایم ٹی اے پر عالمی درس القرآن میں سورہ نساء کی آیات 90، 91 کا درس دیا- حضور ایدہ اللہ کا یہ درس بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

سورہ نساء آیت نمبر 90

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہو چکے ہیں تم بھی اسی طرح کافر ہو جاؤ اور وہ اور تم برابر ہو جاؤ- اس لئے جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ- پھر اگر وہ پھر جائیں تو تم انہیں پکڑو اور جہاں انہیں پاؤ انہیں قتل کرو- اور ان میں سے کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار سوائے اس کے کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہو اور وہ تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے میں یا اپنی قوم سے جنگ کرنے میں ان کے دل میں انقباض ہو- اور اگر اللہ چاہتا تو یقیناً ان کو تم پر غلبہ دے دیتا- تب وہ ضرور تم سے لڑتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور صلح کرلیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان کے خلاف کوئی رستہ نہیں رکھا-

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات سے منافقین کے ظاہری قتل کی مناہی ثابت ہوتی ہے نہ کہ اس کی تائید- بعض علماء ظاہری قتل کے قائل ہیں اور ان چیزوں کو نظر انداز کرتے ہیں جو اس بات کی مخالف ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس بعید از قیاس بات کو اس طرح بڑھایا گیا ہے کہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ معروف لوگ ہیں اور مدینہ میں رہ رہے ہیں اور قتل نہیں کئے گئے- پھر کہتے ہیں کہ ان سے دوستی جائز نہیں- سوال یہ ہے کہ قتل کے بعد دوستی کیسی؟ دوستی کا ذکر قتل کے بعد آرہا ہے- اگر یہ حکم ہوتا کہ دوستی نہ کرو اور قتل کردو تو پھر بات اور ہوتی- قرآن تو کہتا ہے کہ قتل کرو اور دوستی نہ کرو تو کیا مقتولوں سے دوستی نہ کرو؟ مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کا تعلق قطع کرلو یہ بھی قتل کا ایک طریق ہے- پھر فرمایا ہے کہ ان کو دوست نہ بناؤ یہاں تک کہ یہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر لیں- اس سے وہ لوگ مراد ہو سکتے ہیں جو مکے میں تھے- مکے میں ایسے لوگ بھی تھے جو بظاہر ایمان کا دم بھرتے تھے مگر کھلم کھلا بیان نہ کرتے تھے- اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو ایمان کا دم بھرتے ہیں ان پر اس وقت تک پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ ہجرت نہ کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں رہ کر استفادہ کر رہے ہوں- جاسوسی کرتے ہوں- اور یہ ہوا کرتا تھا- فرمایا ہے کہ ان کے ایمان کو بھی رد نہ کرو- مگر ان کو دوست نہ بنایا جائے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے یہی طریق اختیار کیا ہے- ہم کسی کو اجازت نہیں دیتے کہ کسی کے ایمان کو رد کر دیا جائے- لیکن کسی کو سرٹیفکیٹ بھی نہیں دیتے- وجہ یہ ہے کہ اس کا ناجائز استعمال بھی ہو سکتا ہے- جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں ان کو احمدی مان لو- مگر ایسی دوستی ان سے نہ کرو کہ ان کو اپنے راز بتائے جائیں- اور بہت سے سادہ لوح ان سے متاثر بھی ہو جاتے ہیں- کہ دیکھو کسی جماعت کا اتنا پکا کارکن تھا اور اب ایمان و اخلاص کا اتنا مظاہرہ کر رہا ہے اور پھر اس کو ساری باتیں بتاتے جاتے ہیں اور پھر وہ ایسی مار مارتا ہے کہ ساری رپورٹیں جاکر پولیس کو دے دیتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے بعض ایسے سادہ دل امیر بھی ہیں کہ اخلاص میں آکر ان کو رعایتیں دیتے ہیں اور مالی سہولتیں وغیرہ دیتے ہیں- اور آخر کار وہ جماعت کو مصیبت ڈال دیتے ہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کا منطوق اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا ہے- اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ مکہ چھوڑیں اور ان کو ہجرت کا موقع مل جائے- وہاں سے باہر جائیں تو پھر ان کو دوست بھی بنایا جا سکتا ہے- دوسرا یہ کہ اس سے روحانی ہجرت مراد ہے- آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہجرت کے بنیادی معنی غیراللہ کے کاموں اور غیراللہ کے اعمال سے اللہ کے کاموں اور اعمال کی طرف آجانا ہوتا ہے- یہ بنیادی ہجرت ہے اور اسی کا حکم ہے- ایسے لوگ خواہ مکے میں رہتے ہیں اپنے اندر ایسی نمایاں پاک تبدیلی پیدا کریں، پاکیزہ اعمال بجالائیں- پھر یہ اپنے عمل میں تبدیلی پر سچے ہوں گے- پھر ان کے ساتھ رہو اور تکالیف سے ان کو بچاؤ اور ان کے کام آؤ- ان کی ہجرت اللہ کے دین کے حصول کے لئے ہو پھر وہ تمہارے ہو جائیں گے اور ان پر بھی تمہارے والا حکم اطلاق پائے گا-

ہجرت کا ازلی ابدی حکم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت فتح مکہ تک تھی پھر ہجرت کا حکم منسوخ ہو گیا- فرمایا ہجرت تو ایک ازلی ابدی حکم ہے- مکہ میں جب تک دار الحرب کے حالات تھے اور کافروں کی عملداری تھی اور وہ مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے اس وقت مکے سے ہجرت فرض تھی- لیکن ایسا واقعہ کہیں ہو وہ جگہ مکے کے تابع ہو جائے گی اور ہجرت فرض ہو جائے گی- سوائے اس کے کہ بعض معاہدوں کے تحت وہ ظلم نہ کریں- لیکن اگر وہ انسانی حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اور ظلم کرتے ہیں تو ہجرت لازمی ہو جاتی ہے لیکن اگر ملک کا قانون اجازت نہ دے تو ہجرت فرض نہیں یہ معاملہ ذرا پیچیدہ ہے- یورپی ممالک دار الحرب ہیں بھی اور نہیں بھی- یہ مذہب کے حوالے سے کوئی ظلم نہیں کرتے- ان کا ظلم سیاسی طور پر ہوتا ہے- مسلمان ممالک پر ظلم کرتے ہیں- لیکن دینی تعلیم پر عمل کرنے پر کوئی ظلم نہیں- حضور نے فرمایا لوگ یہاں برطانیہ میں روزے رکھتے ہیں تراویح پڑھتے ہیں کبھی پولیس نے نہیں پکڑا- مگر یہاں بھی دوسری ہجرت فرض ہے- کہ بد اعمال سے ہجرت کرکے نیک اعمال اختیار کرو- یہی ہجرت ہے جو ایمان کی علامت ہے- یہاں جو لوگ احمدیت قبول کرلیتے ہیں ان میں سے بعض اس لئے بھی قبول کرتے ہیں کہ ان کو بعض سیاسی اور مالی فائدے حاصل ہوں- اس قسم کے بھی بہت لوگ ہوتے ہیں خود کو احمدی کہتے ہیں- ہم کون ہوتے ہیں ان کو غیر احمدی کہنے والے- لیکن احتیاط یہاں بھی ضروری ہے- ان کو سرٹیفکیٹ جاری نہ کرو- ان کو کہو کہ بغیر سرٹیفکیٹ کے احمدی رہو- مگر احتیاط کرو- ہاں اگر وہ روحانی ہجرت کرجائیں جب اعمال میں نمایاں تبدیلی پیدا کریں تو اس سے کیوں روکتے ہو- جب یہ جمعہ تمہارے ساتھ پڑھتے ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں چندے دیتے ہیں پھر وہ تمہارے دوست ہیں- پھر کوئی احتیاط کی ضرورت نہیں- پھر ان کے دلی گہرے ساتھی بن جاؤ-

حضور نے فرمایا یہ جو ہجرت کی تعریف ہے یہ ہر جگہ اور ہر زمانے پر لاگو آتی ہے- مہاجر وہ ہے جو ہر اس چیز سے ہجرت کر جائے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے- محدثین کہتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں ہجرت اللہ کی فرمانبرداری اور اللہ کے پسندیدہ اعمال بجالانا ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب میں احادیث بیان کروں گا جن میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جن کے بارے میں قتل کا فتویٰ نہیں دیا گیا- منہ سے انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں- کلمہ پڑھا ہے-

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے مال تقسیم کیا- ایک شخص نے کہا ہم اس سونے کے زیادہ حقدار تھے- یہ بات جب آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے- میں اس کا امین ہوں جو آسمان والا ہے- مجھ پر دن رات وحی آتی ہے- اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے- اس پر ایک ایسا شخص جس کی ظاہری شکل و صورت مسلمانوں جیسی نہ تھی- یعنی مسلمانوں جیسا حسن اس کے

باقی صفحہ 2 پر

سید الاستغفار پڑھنے کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31-دسمبر 1998ء کو عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے سورہ نساء کی آیت نمبر 111 کی تشریح میں فرمایا کہ آج کل رمضان کا مہینہ ہے جو استغفار کا مہینہ ہے- بہت لوگ حاجت روائی کے لئے خط لکھتے ہیں- ان کو یاد رہے کہ حاجت براری سے پہلے استغفار ضروری ہے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ پھر ان کو رزق دیا جائے گا اور تنگیاں دور کر دی جائیں گی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار بہت پایا گیا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو استغفار عام لوگ کرتے ہیں وہ اس سے بہت مختلف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے- اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب الدعوات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار پیش فرمایا اور فرمایا یہ بہت اعلیٰ مضمون ہے جن احباب جماعت کو اس کا عربی متن یاد رکھنا مشکل ہو اس کا ترجمہ اور مضمون حاضر رکھیں اور اپنے الفاظ میں استغفار کیا کریں- یہ سید الاستغفار ہے اس کو اس رمضان کے تحفے کے طور پر یاد رکھیں-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یقین کے ساتھ دن کو یہ دعا کرے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا- اسی طرح جو شخص رات کو یہ دعا کرے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بھی اہل جنت میں شامل ہوگا-

ذیل میں سید الاستغفار کا اصل متن اور ترجمہ درج کیا جا رہا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، خَلَقْتَنِیْ ،
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ،
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ ،
فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ-

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

ترجمہ- اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں اپنی ذات پر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں- پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں-

بقیہ صفحہ 1

چہرے پر نہ تھا- اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ کا تقویٰ اختیار کریں- آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرا برا ہو- کیا میں اہل زمین میں سب سے زیادہ اس امر کا حقدار نہیں ہوں کہ تقویٰ اختیار کروں- وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا- حضرت صاحب نے فرمایا آنحضور ﷺ نے کسی کو اس کے قتل کا حکم نہیں دیا- حضرت خالدؓ بن ولید نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ مار دوں- آنحضرتؐ نے فرمایا- نہیں- شاید یہ نماز پڑھتا ہو- حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا نماز پڑھنے کے جرم میں احمدی گرفتار کئے جاتے ہیں- اور آنحضرت ﷺ ایک گستاخ توہین کرنے والے منافق کو شک کا فائدہ دیتے ہیں کہ شاید یہ نماز پڑھتا ہو اور احمدیوں کو اس لئے گرفتار کیا جاتا ہے کہ شاید یہ نماز پڑھتے ہوں- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کسی کے دل کی بات معلوم کرنے کا حکم نہیں دیا گیا- صرف اگر عبداللہ بن ابی سلول کا ہی واقعہ لیا جائے تو اس سے جو سلوک کیا گیا تو اس کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی- عبداللہ بن ابی بن سلول کا نفاق سب سے زیادہ ظاہر تھا- مگر پھر بھی اس کے قتل کا حکم نہیں دیا گیا حضرت صاحب نے فرمایا وہیری دشمن اسلام ہونے کے باوجود جانتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ذات میں ایک بھی ایسا فعل نہیں تھا جس پر اعتراض ہو سکے- اس لئے کہتا ہے کہ مرتدوں کو قتل کرنے کا حکم تھا- مگر واقعہ کوئی بیان نہیں کرتا- اگر ایک بھی ایسا واقعہ ہوتا تو وہیری کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑتی- اس کے باوجود کہتا ہے کہ بارہ سو سال تک مسلمان ممالک میں یہ عمل جاری رہا جہاں عیسائیوں کی حکومت نہیں تھی وہاں عیسائیوں کو قتل کر دیا جاتا تھا- حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات سفید جھوٹ ہے پاکستان میں احمدیوں کے قتل کے واقعات ہو رہے ہیں عیسائیوں کے تو نہیں ہو رہے- انڈونیشیا میں کتنے مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں- کیا وہ مسلمان ملک نہیں ہے؟ وہاں کس مسلمان کو عیسائی ہونے پر قتل کیا گیا؟ خود وہیری ہندوستان میں عیسائیت پھیلانے کی نگرانی کرتا تھا- وہاں جو عیسائی ہوئے ان کا کہیں قتل عام نہیں ہوا- وہیری یہ بات عیسائیت کی تائید میں پیش کر رہا ہے- حالانکہ یہ بات عیسائیت کی تائید میں نہیں بلکہ مخالفت میں جاتی ہے- جب واقعی طور پر یورپ عیسائیت کی حکومت میں تھا تو مرتد ہونے والوں کو اتنے ظلم اور سفاکی سے ہلاک کیا گیا کہ کروڑہا لوگ اس دور میں قتل کر دیئے گئے- فی الحقیقت صرف عیسائیوں کے دور میں قتل مرتد کی سزا پر عمل کیا گیا-

آیت نمبر 91

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سوائے ان لوگوں کے جو ایسی قوم سے نسبت رکھتے ہوں جن کے اور تمہارے درمیان عہد و پیمان ہیں- وہ تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ جنگ نہ کرتے ہوں- اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تمہارے اوپر مسلط کر دیتا- حضرت صاحب نے فرمایا لیکن اللہ نے ان کو توفیق ہی نہیں دی- فرمایا اگر وہ تم سے الگ رہیں اور قتال کا پیغام نہ دیں تو تم ان سے صلح کر لو- تمہیں ان کے خلاف کوئی بھی حجت نہیں ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا اگر قتل کا حکم قطعی اور لازمی ہے تو یہ آیت نازل نہ ہوتی علماء کہتے ہیں کہ میثاق والی آیت پہلے آئی ہے- اب حکم ہے کہ میثاق نہیں کرنا- اس لئے یہ آیت نسخ کے حکم میں ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے تو ایسے لوگوں کو امن مہیا کیا اور یہ اس آیت کے نزول کے بعد کا سلوک ہے- اس سے پتہ چلتا ہے کہ نسخ کی بات بالکل بے حقیقت ہے- قرآن تو کہتا ہے کہ اگر وہ فرمانبرداری اختیار کریں اور اسلام نہ بھی قبول کریں تو قتل جائز نہیں- اسلام تو ایسی رواداری کا مذہب ہے کہ کہتا ہے کہ جب دشمن ہاتھ روک لے تو حملہ نہ کرو-

آج عراق کے ساتھ کیا ہو رہا ہے- ایک وقت عراق نے اسرائیل کو تباہ کرنے کا سہرا اپنے اوپر باندھنے کی کوشش کی- وہ دن اور آج کا دن اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہے- وہاں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے- حالانکہ اب تو وہ ہاتھ روک چکا ہے- درحقیقت تو اس میں اتنی طاقت باقی ہی نہیں رہی، وہ کر ہی نہیں سکتا- آج کے انسانی حقوق کے علمبرداروں میں اتنی بھی رواداری باقی نہیں رہی-

قرآن کہتا ہے کہ اللہ تمہیں ہرگز ان لوگوں کے متعلق حسن سلوک اور اچھے برتاؤ سے منع نہیں کرتا اور ان سے نیکی کرنے سے نہیں روکتا جنہوں نے تمہارے خلاف دین کی وجہ سے قتال نہیں کیا- اور تمہیں اپنے گھروں سے نہیں نکالا- ان سے حسن سلوک کا حکم ہے- وہیری کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا وہ بنی قریظہ اور خیبر کے یہودیوں سے مسلمانوں کا جو سلوک تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ان سے جو سلوک ہوا وہ اس آیت کے مطابق تھا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حالانکہ وہ یہودی وہ لوگ تھے جو حضرت نبی کریم ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جابجا پھرتے تھے اور انہوں نے خود کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے وقف کر رکھا تھا- دنیا کے ہر قانون میں ان کے لئے موت ہی کی سزا ہے- دنیا کی ہر قوم کا یہ حق ہے کہ ان کو معاف نہ کرے- پھر بھی ان سے جو سلوک ہوا وہ بھی پوری سختی کا نہ تھا- ان میں سے بعض کو معاف بھی کیا گیا- چھوڑ بھی دیا گیا اور ہجرت کر کے جانے کی بھی اجازت دے دی گئی-

سوال و جواب

حضور ایدہ اللہ نے درس کے اختتام سے قبل احباب کو سوال کرنے کی اجازت دی ایک دوست نے سوال کیا کہ بعض دوست ایسے ہیں جو سلام کا پورا لفظ نہیں بولتے- حضرت صاحب نے فرمایا ان کے سلام کا ایک حصہ بلند آواز میں ہوتا ہے باقی الفاظ وہ آہستہ بولتے ہیں- ان پر بدظنی نہ کریں- اور میں ان سے جو ایسے الفاظ بولتے ہیں یہ کہتا ہوں کہ بدظنی کرنے والوں سے بچیں- اس طرح سلام کریں کہ بدظنی کی گنجائش ہی نہ رہے-

ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ شروع میں ہم ناظرہ قرآن پڑھتے تھے پھر ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کیا- لیکن حضور کے درس سننے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ ہمیں تو کچھ بھی علم نہیں- حضور نے جواباً فرمایا کہ علم کا راستہ تو لامتناہی ہے جو درس میں دیتا ہوں اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں- لیکن ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں اس سے بھی زیادہ بیان کرنے والے آئیں- تلاوت کا حق ہر شخص کو ادا کرنا چاہئے چاہے اس کا علم بہت ہی محدود ہو- اللہ تعالیٰ ہر کسی سے اس کی توفیق کے مطابق سلوک کرتا ہے- آپ اس سے متردد نہ ہوں- آپ دیانت داری سے قرآن سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ کرتے رہیں-

سوال کرنے والے نے بات بڑھاتے ہوئے کہا کہ عربی میری مادری زبان نہیں- کئی دفعہ ہم غلط لفظ بھی پڑھ جاتے ہیں اس کا کوئی گناہ تو نہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے بھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے- ہم میں سے کسی کی بھی مادری زبان عربی نہیں- کئی لوگوں سے غلطیاں کم یا زیادہ ہو جاتی ہیں- لیکن عمداً غلطی نہ کریں- لاعلمی سے غلطی ہو اور اگر اس کا احساس نہ ہو تو یہ بات نہیں چاہئے- اس کا احساس ہونا چاہئے- جیسا کہ آپ کو احساس ہے-

ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن کریم کی حرمت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا ردعمل کیا ہے- بعض اوقات کسی نے قرآن کی بے حرمتی کی تو لوگوں نے اسے قتل کر دیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کریم کی بے حرمتی کی سزا اللہ کے ہاتھ میں ہے- اللہ اس کی سزا دنیا میں دے یا نہ دے آخرت میں تو دے گا- قرآن کریم کا ہر ممکن احترام ضروری ہے جتنی بھی اللہ توفیق دے-

عبدالسمیع خان

برکتوں کا مہینہ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
(البقرہ-186)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل فرمایا گیا۔

الحمد للہ کہ وہ ایام ایک دفعہ پھر آگئے ہیں جن کا مومن سارا سال بے قراری سے انتظار کرتے ہیں- یہ مقدس مہینہ نزول قرآن کی سالگرہ کا مہینہ ہے- یہ ماہ مبارک آنحضرت ﷺ کی عظمتوں کی یادگار ہے۔

یہ مہینہ ہمیں وہ دن یاد دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو کر غار حرا میں جا بیٹھے تھے' یہ مہینہ ہمیں وہ راتیں یاد دلاتا ہے جب رسول کریم ﷺ اللہ کی محبت میں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ ہو کر ویرانوں میں چلے گئے تھے- یہ مہینہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ایک سخت تاریک رات میں جو کل عالم پر چھائی ہوئی تھی- جبریل امین غار حرا کے اندھیروں میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا- اور نور کا ایک ایسا چشمہ جاری ہوا جس نے تمام اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیا۔

اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس مہینہ میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا- اور اس کے بعد بھی جبریل ہر سال رمضان میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے- اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آخری سال دو دفعہ یہ دور مکمل کیا گیا۔

پس رمضان ان لمحوں کا امین ہے جب رسول کریم ﷺ کی بے قراریوں کو قرار ملا اور انسانیت کو ایسی سربلندی نصیب ہوئی کہ مقرب فرشتے بھی پیچھے رہ گئے- آنحضرت ﷺ کے اس احسان کی وجہ سے دل آپ کی محبت میں پگھلنے لگتا ہے- اور قرآن اور صاحب قرآن کا بندہ بے دام بن جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے- جس شخص کے دل میں (-) ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا- کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان گزر جائیں...... لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے-"

(تفسیر کبیر جلد 2 ص 393)

تمام مقاصد قرآن کا خلاصہ

آیت شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے ایک بلیغ معنی یہ ہیں کہ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں سارا قرآن کریم نازل ہوا- یعنی جن مقاصد کو قرآن کریم لے کر آیا ہے وہ سارے اس مہینہ میں پورے ہو جاتے ہیں-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں-

قرآن شریف بہت زیادہ وسیع ہے اور رمضان کے جو احکامات ہیں وہ محدود ہیں- لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ قرآن کریم جس جس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے وہ سارے مقاصد رمضان شریف میں پورے ہو جاتے ہیں- ایک بھی مقصد بلکہ اس کا ایک ذرہ بھی رمضان شریف سے باہر نہیں رہ جاتا- عبادت کی جتنی بھی قسمیں بیان ہوئی ہیں وہ ساری روزوں کے اندر آجاتی ہیں- خدمت خلق کی جتنی قسمیں بیان ہو سکتی ہیں وہ ساری روزے کے اندر آجاتی ہیں- روزہ ہمدردی کی انتہا بھی سکھاتا ہے اور خشوع و خضوع کا کمال بھی انسان کو عطا کرتا ہے عجز کی راہیں بھی بتاتا ہے اور غریبوں کو اٹھا کر اپنے ساتھ شامل کرنے کے طریق بھی انسان کو سکھاتا ہے- غرضیکہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ رمضان شریف ہے اور جو شخص رمضان میں سے سر جھکاتے ہوئے اور اس دروازے سے کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا رنگ اختیار کرتے ہوئے گزرے گا گویا اس نے قرآنی تعلیمات کا سارا پھل پالیا- اور جو کچھ بھی قرآن لے کر آیا تھا وہ سارا اس کے نصیب میں آگیا-

(خالد- جون 85 ص 9)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جامع تقریر

اس مضمون کی وضاحت خود رسول کریم ﷺ کے ارشادات سے ہوتی ہے- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم- شہر مبارک- شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر......

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت (اور شان) والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے- ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب وفضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے- اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے- اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا- اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا- اور یہ مہینہ صبر کا (مہینہ) ہے- اور صبر کا ثواب جنت ہے- اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے- جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے- اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے- بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو- (صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں) ہم نے حضورؐ سے سوال کیا- ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا- اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی کچی لسی یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے بھی روزہ کھلوا دیتا ہے- اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھلائے گا- تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی- یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو گا-

اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے- اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے-

اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا-

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

رمضان المبارک کی انہی عظمتوں اور برکتوں کی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے اسے سید الشہور یعنی تمام مہینوں کا سردار قرار دیا ہے-

(کنز العمال جلد 8 ص 463)

پس یہ مہینہ ایک خدائی تحفہ ہے- جو بے شمار برکتیں لے کر طلوع ہوتا ہے ایک طرف انسان کو خدا کے قریب کرتا ہے اور دوسری طرف انسانیت کے لئے رحمت بنا دیتا ہے- سیدنا حضرت مسیح موعود اس مہینہ کے بارہ میں فرماتے ہیں-

"شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے- صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے- کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں- صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے- تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے-"

(ملفوظات جلد چہارم ص 256)

رمضان حقیقی فرمانبرداری اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے- اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے- اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے- انسان کہتا ہے- میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا- اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے- مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے- کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں- ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے- کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا- پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے- تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے- پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے سربسجود ہو سکو- یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے- یہ صحیح نہیں- تم سستی سے نہیں اٹھتے- اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو- تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے- تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے- پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں- کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں- اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے اور ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے- اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ- ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو- اور جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے خود روک دیا ہے- ان کا مطالبہ نہ ہو- پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو- ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامید دل کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے- کیونکہ وہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے- اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے- وہی انعام لے کر آتا ہے- جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے- کبھی

باقی صفحہ 7 پر

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ- قریشی داؤد احمد ساجد

گھانا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر سنٹر میں

انٹرنیشنل بک فیئر (4 تا 10 نومبر 98ء) کے موقعہ پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تصنیف

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

کے حوالہ سے خصوصی تقریب کا انعقاد

جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآراء تصنیف Revelation Rationality Knowledge and Truth کی تقریب رونمائی کا پروگرام منعقد کیا گیا۔

حسن اتفاق سے گھانا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر سنٹر (اکرا) کی جانب سے مورخہ 4- نومبر تا 10- نومبر 1998ء انٹرنیشنل بک فیئر (Book Fair) لگانے کا اعلان ہوا۔ اس موقع کی مناسبت سے جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے بھی بک فیئر کے موقع پر بک سٹال لگانے کا پروگرام بنایا گیا۔ نیز اس بک فیئر کی اہمیت کے پیش نظر یہ مناسب خیال کیا گیا کہ حضور انور کی تصنیف کو ملکی سطح پر خصوصاً اور بین الاقوامی سطح پر عموماً متعارف کروانے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس کتاب کی باقاعدہ تقریب رونمائی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے مورخہ 7- نومبر 1998ء بروز ہفتہ تقریب کے لئے مقرر کیا گیا۔ تاہم عمومی تعارف کی غرض سے بک فیئر کے آغاز سے ہی یہ کتاب جماعت کے اسٹال پر رکھ دی گئی تھی۔

گھانا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر اتھارٹی کی جانب سے اس تقریب کے لئے ٹریڈ فیئر کا ایک معروف ہال African Pavillion مہیا کیا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ میں سے کچھ اشعار پڑھے گئے۔ اس تقریب کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر F.K.A Allotey صاحب نے کی۔ پروفیسر ڈاکٹر الوٹے صاحب ایک مشہور سائنس دان کی حیثیت سے دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں۔ آپ گھانا اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں۔

مکرم پروفیسر الوٹے صاحب نے سائنس کی تعلیم امپیریل کالج لندن سے حاصل کی اور آپ کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کا شاگرد ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ نیز انہیں ٹریسٹے (اٹلی) میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے قائم کردہ ریسرچ سنٹر میں کچھ عرصہ ریسرچ کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

جیسا کہ حضور انور کی خواہش تھی کہ حضور کی یہ کتاب سائنس دانوں کو دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ انتظام فرما دیا کہ اس تقریب کی صدارت ایک مشہور سائنس دان نے کی۔

تلاوت قرآن مجید اور قصیدہ کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم نے جناب Hon.Tom Cox صاحب ممبر برٹش پارلیمنٹ کا ریویو پڑھ کر سنایا جو انہوں نے جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر حضور کی کتاب کے بارہ میں پڑھا تھا۔ جناب Hon.Tom Cox کے ریویو کے بعد مکرم ابراہیم جیسی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ (-) سیکنڈری سکول کماسی جو کہ ایک مشہور صحافی بھی ہیں نے حضور کی کتاب پر اپنا لکھا ہوا ریویو پڑھا۔

اس ریویو کے بعد مکرم و محترم امیر و مشنری انچارج احمدیہ (-) مشن گھانا مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے کتاب کی باقاعدہ رونمائی (Launching) کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تصنیف اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ مذہب کی قدیم اور جدید فلاسفی کی روشنی میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ اور بحیثیت مذہب اس پر ابتدائے آفرینش سے بحث کرتی ہے۔ موجودہ دور میں تاریخی اعتبار سے انسان ایک خطرناک موڑ پر کھڑا ہے اور دنیا ایک مہلک قسم کی فلاسفی میں جکڑی ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خدا موجود نہیں، بعض کے خیال میں اگر پہلے موجود تھا تو اب مردہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور طاقت ہے۔ لیکن یہ کتاب ایک زندہ خدا کے وجود کو پیش کرتی ہے۔ انسان باوجود سائنسی ترقیات کے بے پناہ اخلاقی مسائل کا شکار ہے۔ یہ کتاب اخلاقیات کو بھی زیر بحث لاتی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض دیگر تصنیفات کے حوالہ سے ذکر فرمایا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور زندہ ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ان کتابوں کے عناوین سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتب کن مسائل پر بحث کرتی ہیں۔

اسی طرح مکرم امیر صاحب نے ذکر فرمایا کہ آج کے دور میں کوشش کے باوجود انسان انصاف، امن اور مذہبی رواداری جیسے مسائل کو حل نہیں کر سکا۔ آج مذہب کو دنیا میں خونریزی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کتاب کے مطالعہ سے انسان کو ان مسائل کا حل مل سکتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا اگر ایک شخص دیانتداری سے اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کو مشاہدہ کرنے کی توفیق مل سکتی ہے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔

انہوں نے کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر الوٹے جیسے مشہور سائنس دان کا اس کتاب کی تقریب رونمائی کی صدارت کرنا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

اس تقریب میں گھانا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر سنٹر کے ڈائریکٹر جنرل جناب Col.(Ret)Seth Kwaw صاحب جو کہ عیسائی ہیں نے بھی ٹریڈ فیئر کے کمرشل مینجر صاحب کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کے علاوہ بعض غیر از جماعت مسلمانوں نے بھی تقریب میں شرکت کی جن میں ڈاکٹر عبداللہ احمد صاحب لیکچرار سکول آف ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف گھانا (لیگون) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ دوست گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (GBC) میں اسلامی پروگراموں کے چیئرمین بھی ہیں۔

پروگرام کے اختتام سے قبل جناب پروفیسر الوٹے صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا کہ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ بڑا دیرینہ تعلق ہے اور میں احمدیوں کو بڑا سچا، دیانتدار اور قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنے چچا کا ذکر کیا جو احمدی تھے۔ نیز مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے اس بات کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہوئے ذکر کیا کہ 1980ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے گھانا کے دورہ کے دوران کوامے نکرومہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کماسی سے خطاب فرمایا تو اس تقریب کی صدارت کرنے کی سعادت بھی انہی کے حصہ میں آئی۔ ڈاکٹر الوٹے صاحب اس وقت اس یونیورسٹی کے ایکٹنگ وائس چانسلر تھے۔

جناب ڈاکٹر الوٹے صاحب کے ان ریمارکس کے بعد حاضرین تقریب نے اس موقعہ پر حضور کی کتاب کی کاپیاں خریدیں۔ الحمدللہ کہ اس موقعہ پر 151 کتب فروخت ہوئیں۔ اس طرح ٹریڈ فیئر میں جماعت کے بک سٹال سے بھی بہت سے احباب نے کتاب خریدی نیز دیگر کتب میں بھی دلچسپی ظاہر کی اور کئی کتب خریدیں۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کا سٹال پورے بک فیئر میں بعض لحاظ سے نمایاں تھا۔ اول یہ کہ پورے بک فیئر میں صرف جماعت کا بک سٹال ایسا تھا جہاں پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم موجود تھے۔ نیز MTA کی براہ راست (Live) نشریات کا انتظام سیٹلائٹ ڈش کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ بھی لوگوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا۔

اسی طرح جماعت کے بک سٹال پر کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی بڑے سائز کی تصاویر بھی لگائی گئی تھیں جو لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرواتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی کتاب کی تقریب رونمائی سے قبل اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس تقریب کے انعقاد کا اعلان کیا گیا تھا۔ نیز یہ اعلان بھی کیا گیا کہ تقریب کے بعد یہ کتاب بک فیئر کے دنوں میں جماعت کے سٹال سے دستیاب ہوگی جس کے بعد نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا اور دیگر ریجنل ہیڈ کوارٹرز سے بھی دستیاب ہوگی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ کتاب کی تقریب رونمائی کے موقعہ پر مکرم ڈاکٹر الوٹے صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا پروگرام بھی عام کتابوں کی تقریب رونمائی کی طرح ہوگا کہ کتاب کو نیلام کیا جائے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ عام طور پر یہاں جب کوئی کتاب متعارف کروائی جاتی ہے تو اس کی پہلی دوسری اور تیسری کاپی پر لوگ بولی لگاتے ہیں اور جس کی بولی سب سے زیادہ ہو وہ کتاب لیتا ہے اور عام طور پر اس قسم کے خریداروں کا پہلے سے انتظام کیا جاتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا ایسا کوئی پروگرام نہیں کیونکہ ہم مذہبی جماعت ہیں۔ اس پر مکرم ڈاکٹر الوٹے صاحب نے فرمایا کہ میں جماعت سے اس بات کی توقع رکھتا تھا کیونکہ احمدیوں کی یہی روایت ہے جو انہیں زیب دیتی ہے۔

جماعت کے بک سٹال پر آنے والے احباب کو تعارفی طور پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ مفت پیش کئے جاتے رہے جن میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف، احمدیہ مشن گھانا، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام، جناب Hon.Tom Cox کا ریویو اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے حالات زندگی پر مبنی مختصر پمفلٹ شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کے بک سٹال پر آنے والے بعض غیر از جماعت مسلمان طلباء نے خاص طور پر جماعت کی کتب میں دلچسپی ظاہر کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس قسم کے لٹریچر کو وسیع پیمانے پر متعارف کروایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بک سٹال کے بارہ میں گھانا ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام "Shop Window" میں بڑی تفصیل کے ساتھ ٹی۔وی پر خبر نشر کی گئی۔ نیز حضور کی کتاب کی تقریب رونمائی (Launching) کی خبر گھانا ٹیلی ویژن کے خبرنامہ میں تفصیل کے ساتھ نشر ہوئی۔ اور ہفتہ کے روز ٹی وی کے پروگرام "This Week" میں دوبارہ یہ خبر نشر کی گئی۔

باقی صفحہ 7 پر

غلام مصباح صاحب

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عرب کی مشہور شاعرہ جنہیں نہ صرف اسلام لانے کی توفیق نصیب ہوئی بلکہ عرصہ دراز تک اسلام کی بے مثال خدمت کی توفیق بھی پائی۔

نام و نسب

اصل نام تماضر تھا لیکن خنساء لقب سے مشہور ہوئیں۔ قبیلہ مضر کے خاندان سلیم سے ان کا تعلق تھا۔ نجد کی رہنے والی تھیں۔ مختصر سلسلہ نسب یہ ہے۔ خنساء بنت عمرو بن الشرید بن رباح بن یقظہ' حضرت خنساءؓ کے والد عمرو اور دو بھائی معاویہ اور صخر بنو سلیم کے سردار تھے۔

شاعری کا ارتقاء

ابتداء میں خنساء چند ایک اشعار کہا کرتی تھیں لیکن خنساء کے دونوں بھائی معاویہ اور صخر قبائلی جنگ میں قتل کئے گئے جس کا خنساء کو بہت دکھ ہوا۔ اس حادثہ کے بعد خنساء نے اپنے بھائیوں کی یاد میں مرثیے کہے اور ان دونوں بھائیوں پر اس قدر روئی کہ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اس کے وہ اچھے اشعار جو اس نے اپنے بھائی صخر کے ماتم میں کہے ان کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ (1) سورج کا طلوع ہونا مجھے صخر کی یاد دلاتا ہے اور میں اسے ہر روز شام کو یاد کرتی ہوں۔

(2) میں نے ابی حسان صخر سے جدا ہونے کے دن اس کے ساتھ ساتھ اپنا عیش و آرام بھی رخصت کر دیا۔

(3) ہائے افسوس اس پر میری طرف سے اور میری ماں کی طرف سے وہ صبح و شام قبر میں کیسے گزارتا ہوگا۔

انہی مرثیوں کی وجہ سے خنساء بہت مشہور ہوئیں۔

شعراء کے نزدیک خنساء کا مقام

خنساء بہت بلند پایہ شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی صاحب نظر و باریک بین تھیں۔ ان کے اشعار میں بڑا سوز' بڑی کسک اور بڑا درد ملتا ہے۔ اکثر علماء و نقادوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام سے قبل اور اسلام کے بعد خنساء سے بڑھ کر کوئی شاعرہ نہ تھی اور نہ اس کے بعد پیدا ہوئی۔ بعض لوگ لیلیٰ الاخیلیہ کو فضیلت دیتے ہیں مگر وہ اس بات کا انکار بھی نہیں کر سکتے کہ مرثیہ گوئی میں خنساء کا مقام و مرتبہ کہیں بلند تھا۔

بشار بن برد مشہور عربی شاعر کہتا ہے کہ کسی عورت نے جب بھی شعر کہا تو اس میں خرابی رہ جاتی ہے تو کسی نے کہا خنساء کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو بشار نے کہا کہ یہ تو مردوں سے بھی اچھا کلام کہتی ہے۔

(الوسیط فی الادب العربی و تاریخہ ص 157)

عکاظ کے میلے کے ایک مشاعرے میں جس کی صدارت نابغہ الذبیانی کر رہا تھا خنساء نے اپنا قصیدہ سنایا جس کا مطلع ہے۔

یعنی تیری آنکھوں میں خاک پڑ گئی ہے یا بیمار ہو گئیں ہیں جس کی وجہ سے مستقل آنسو جاری ہیں یا اس وجہ سے خون کے آنسو رو رہی ہیں کہ گھر کے سب لوگ کوچ کر گئے؟ نابغہ نے یہ قصیدہ سنا تو کہا۔ اگر اس سے پہلے ابو بصیر یعنی الاعشیٰ اپنا کلام نہ سنا چکا ہوتا تو میں فیصلہ دے دیتا کہ میلہ بھر میں یہی ایک شاعر ہے مزید یہ کہ انسانوں اور جنات میں بھی سب سے بڑی شاعرہ ہے۔

(الشعر والشعراء لابن قتیبہ ص 261)

جریر جو عرب کا مشہور شاعر تھا اس سے پوچھا گیا کہ اس زمانے کا مشہور اور بڑا شاعر کون ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں بڑا شاعر تھا اگر خنساء نہ ہوتی' پھر پوچھا گیا کہ وہ کس طرح آپ سے آگے نکل گئی تو جریر نے کہا : اپنے اس شعر کی وجہ سے۔

یعنی (1) تعجب ہے کہ زمانہ فنا نہیں ہوتا اور ہمیں گناہ گار بنا کر پھر ابتداء سے شروع ہو جاتا ہے۔

(2) یہ دن اور رات بے انتہا اختلاف کے باوجود تباہ نہیں ہوتے لیکن لوگوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔

خنساء کا قبول اسلام

جب اسلام کا ظہور ہوا تو خنساء اپنی قوم کے وفد کے ساتھ شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ کو خنساء کی شاعری بہت پسند تھی آپ خنساء سے فرمایا کرتے تھے۔ "ھیہ یا خناس" یعنی ہاں بھئی خنساء کچھ سناؤ اور آپ ان کی شاعری کی داد دیتے تھے۔

حضرت خنساء ایک ہمت اور حوصلے والی عورت تھیں ان کی ساری زندگی دکھوں میں کٹی اسلام پر قائم رہ کر اسلام کی خدمت کرتی رہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو حضرت خنساء اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائیداد تباہ کر دی اور جب وہ مرا تو اس نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی۔ میں اس وقت جوان تھی تمہارے باپ کی کوئی جائیداد نہ تھی۔ پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا اور اگر عرب کے رسم و رواج کے مطابق میں بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گزاری۔ میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہوگا تم صبر و ہمت

باقی صفحہ 7 پر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

1998ء- ایک نظر میں

1999ء- مستقبل کے پروگرام

بی- بی- سی نے ایک دلچسپ پروگرام براڈ کاسٹ کیا ہے جس میں پچھلے سال یعنی 1998ء میں ہو چکنے والے اہم واقعات کی نشان دہی کی گئی۔

شائد بعض قارئین یہ سمجھتے ہوں کہ ایسے واقعات جو ہو چکے ہیں ان کے دہرانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ ان کا تو سب کو علم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا۔ واقعات ایسے تسلسل سے اور جلدی جلدی وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ ان کا یاد رکھنا مشکل امر ہوتا ہے اور آج کل تو یہ ایک سیاسی سائنس بن چکی ہے کہ اگر کوئی واقعہ حکومتوں کے لئے ناخوش گوار ہو تو اسے منظر عام سے ہٹانے کے لئے کوئی نہ کوئی سٹنٹ چلا دیا جاتا ہے جس سے لوگوں کی توجہ فوراً پہلے واقعہ کو بھلا کر نئے آمدہ واقعہ کی طرف لگ جاتی ہے اور اس طرح سے حکومتیں اس ناخوش گوار واقعہ کے مضمرات سے جسے وہ ختم کرنا چاہتی ہوں بچ جاتی ہیں۔ اس میں کسی خاص ملک یا ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملک کی بات نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک حکومتی حربہ ہے جو ہر جگہ آزمایا اور عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس کی واضح مثال صدر امریکہ کلنٹن کا جنسی سکینڈل ہے۔ جب یہ سکینڈل اپنے عروج پر تھا تو صدر کلنٹن نے عراق پر حملہ کر کے دنیا کے لوگوں کی توجہ اس نئے واقعہ کی طرف پھیر دی اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ اس سے امریکہ کا کتنا خرچ ہوگا اور عراق کو بلاوجہ کتنا جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بہرحال یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آیئے اب پھر ایک دفعہ 1998ء میں ہو چکنے والے اور 1999ء میں ہونے والے واقعات کا ذکر کریں۔

1998ء

1998ء میں انسان نے خلائی تحقیق میں بہت بڑی پیش رفت کی۔ مریخ پر پاتھ فائینڈر کے کامیاب تجربے کے بعد اس سال چاند پر پانی کی موجودگی کا انکشاف ہوا جس سے چاند پر زندگی گزار سکنے کا امکان پیدا ہو چکا ہے جو ایک بڑی پیش رفت تھی۔

اس برس بین الاقوامی خلائی سٹیشن کی تعمیر کا پہلا مرحلہ بھی مکمل ہو گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے سیاروں تک پہنچنے کے لئے چاند پہلی منزل بن سکے گا۔

اس سال کا ایک اور اہم واقعہ زمین پر شہاب ثاقب کی متوقع بارش سے بچت کی صورت میں پیدا ہوا۔ لیکن سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ایسا معاملہ پھر بھی درپیش آ سکتا ہے جس سے قیامت خیز نقصانات متوقع ہو سکتے ہیں۔

سال کے دیگر واقعات میں صدر کلنٹن کا سکینڈل اور مواخذے کی تحریک کی کامیابی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں امن معاہدہ' کسووو میں مسلمانوں کی آزادی کی تحریک اور ان پر سربیا کے مظالم' روس کا اقتصادی بحران اور اس کے نتیجہ میں کمیونسٹ طاقتوں کا آگے آنا' اسی طرح مشرق ایشیا کے ممالک میں اقتصادی بحران' فرانس کا فٹ بال ورلڈ کپ جیتنا' پاکستان اور بھارت کے ایٹمی دھماکے۔ اور ان کے نتیجہ میں ان پر اقتصادی پابندیاں ہیں۔ اسامہ کو مارنے کے لئے امریکہ کی افغانستان پر میزائلوں کی بارش' افغانستان اور ایران میں جنگ کی صورت حال کا پیدا ہونا' ترک اور شامی افواج میں بھی جنگ کا خطرہ' چین کا انسانی حقوق کے عالمی کنونشن پر دستخط کرنا' پاکستان میں جنرل کرامت کی ریٹائرمنٹ اور ان کی جگہ جنرل مشرف کا تقرر' پاکستان میں شریعت بل قومی اسمبلی نے منظور کر لیا' سابق گورنر سندھ حکیم محمد سعید صاحب کا قتل اور اس کے نتیجہ میں فوج کی تعیناتی اور مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کا معاہدہ ختم ہونے کا اعلان' سندھ میں گورنر راج کا نفاذ' امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا میزائلوں کا بے تحاشا استعمال اور عراق میں جانی و مالی نقصان' پاکستان کو ایف 16 طیاروں کی قیمت کی واپسی کا امریکہ کی طرف سے اعلان۔

1999ء

اب آیئے نئے سال کے متعلق کچھ باتیں ہو جائیں۔ یکم جنوری کو یورو کرنسی کا نفاذ ہو گیا جو کہ اقتصادی دنیا کا ایک بہت ہی اہم فیصلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ 9- ستمبر 99ء کی تاریخ شروع ہوتے ہی کمپیوٹر کا نظام ایک طرح سے الٹ پلٹ ہو جائے گا اور اس کے اثرات بہت دور رس بھی ہو سکتے ہیں جن میں اقتصادی معاشی اور سماجی مشکلیں سر فہرست ہوں گی۔ بجلی اور مواصلات کا نظام بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ لیکن ابھی تک اس نظام کی اصلاح کے سلسلے میں کوئی واضح بات منظر عام پر نہیں آ سکی۔ یکم فروری کو انقلاب ایران کی بیسویں سالگرہ ہو گی۔ پوپ جان پال کا امریکہ کا دورہ بھی ایک اہم واقعہ ہو گا۔ اپریل میں واشنگٹن میں نیٹو کانفرنس اور الجیریا میں صدارتی الیکشن ہو گا۔ 4- مئی کو فلسطین اور اسرائیل کا اوسلو عبوری معاہدہ ختم ہو جائے گا اور اگر اسرائیل نے اپنی فوجیں معاہدہ کے مطابق نہ ہٹائیں تو فلسطین کی آزادی کا اعلان بھی متوقع ہو سکتا ہے۔ جون کے مہینہ میں گروپ سیون کی کانفرنس ہو گی۔ اگست میں برونائی میں ساؤتھ ایسٹ ایشین گیمز ہوں گی۔ اگست میں ہی ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ ہو گی۔ اور مکمل سورج گرہن ہو گا۔ دسمبر میں مکاؤ چین کے حوالے ہو جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31860 میں احسان اللہ ولد نور محمد صاحب قوم مانگٹ پیشہ طالب علمی جامعہ احمدیہ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد حال محلہ دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-6-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسان اللہ محلہ دارالفضل حلقہ فضل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر17770 گواہ شد نمبر2 الیاس احمد وقار وصیت نمبر29981۔

مسل نمبر 31861 میں چوہدری محمد احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زمین قسم اول 6 کنال 9 مرلہ مالیتی -/112875 روپے۔2۔ زمین قسم دوم 55 کنال 5 مرلہ مالیتی -/732625 روپے۔3۔ مکان سکنی برقبہ 9 مرلہ واقع دیر شاملات مالیتی -/94000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/939500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد احمد ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 محمد اعظم صدر جماعت احمدیہ سدوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 خالد محمود پسر موصی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31862 میں خلیل احمد گجر ولد نیاز محمد صاحب گجر قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-12-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خلیل احمد گجر 24/26-A دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالغفار شاہد وصیت نمبر29662 گواہ شد نمبر2 محمد الدین وصیت نمبر15530۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31863 میں Mrs.Omoh زوجہ O.Tosin پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1942ء-7-27 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 98 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/3600000 روپے۔2۔ دھان کا کھیت برقبہ 545 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/4250000 روپے۔3۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Omoh انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs.E Mahmud Ahmad گواہ شد نمبر2 Engkos Koswara انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31864 میں احمد ولد Su Mirta پیشہ کسان عمر 69 سال بیعت 1950ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دھان کا کھیت برقبہ 1400 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/4000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Absor پسر موصی گواہ شد نمبر 2 Momon Suhermem پسر موصی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31865 میں Mads Ari ولد Aca Sukarja پیشہ کسان عمر 69 سال بیعت 1955ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دھان کا کھیت برقبہ 1050 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/5250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/135000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/200000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد AcA Sukarja انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Suk Aemi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Tano Hidayat ساکن انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31866 میں Miss.Mia Marifatunnisa بنت Mr.Mubarik Achmad پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 10 گرام سونا مالیتی -/270000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss.Mia Ma Rifatunnisa انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mr.Mubarik Achmad والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 Ficky Fadhol Achmad برادر موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31867 میں Mrs.Maesarch زوجہ مکرم Maman پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ سلائی مشین مالیتی -/50000 روپے۔2۔ طلائی زیورات وزنی 63 گرام مالیتی -/1638000 روپے۔3۔ ٹیلی ویژن سیٹ مالیتی -/500000 روپے۔4۔ زمین برقبہ 210 مربع میٹر مالیتی -/1100000 روپے۔5۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.MAesarch انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Maman خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Abun Makbul انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31868 میں Anwar ولد Hamim Ahmad پیشہ تجارت عمر 49 سال بیعت 1970ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دھان کا کھیت برقبہ 1176 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Hamim Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Kodir برادر موصی گواہ شد نمبر 2 Hadiana انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔ (ایڈیشنل ناظر خدمت خلق ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم راجہ غالب احمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔
محترم برادرم بشیرالدین احمد صاحب ابن محترم و مکرم سید تقی الدین احمد صاحب سویڈن میں دل کے شدید دورے کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ وہاں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ لاہور چھاؤنی میں اپنے قیام کے دوران سلسلہ کی خدمت میں ہر طرح مستعد اور معروف رہے۔

○ مکرم محمد اسلام جاوید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی بچی کو تین سال سے سانس کی تکلیف ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب آف نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ آج کل شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب ابن اتالیق صاحب کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں دعا کے لئے درخواست ہے۔

○ مکرم محمد اکبر صاحب دفتر صدر عمومی ربوہ کے ماموں مکرم حفیظ اللہ صاحب ناصر آباد شرقی ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں علاج اور ٹیسٹ جاری ہیں۔ جملہ احباب کرام سے موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری ظفر ممتاز صاحب، مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب، مکرم عبدالصمد خان صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ آج کل شدید بیمار ہیں اور مختلف ہاسپٹل میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مسعود احمد بخاری صاحب صدر حلقہ سیدانوالی غربی ضلع سیالکوٹ 28- جون 1998ء کو بعارضہ جگر دو ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ مرحوم انتہائی مخلص و فدائی داعی الی اللہ تھے۔ احمدیت کی وجہ سے کوہ نور ملز فیصل آباد سے نکالے گئے۔ 94ء میں سیدانوالی میں بیت الذکر سے نکلتے ہوئے مخالفین نے انہیں اور ان کے بیٹوں پر شدید حملہ کرکے بہت زدوکوب کیا۔ ایک بیٹا مخالفین کی شکایت پر چند ماہ تک جیل میں رہا۔ اور موصوف اسے ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہے۔
اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم منظور احمد طاہر رفیق گارمنٹس محسن بازار ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-11-11 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے احمد طاہر نام عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے نیک بخت۔ صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن ربوہ

○ انشاء اللہ تعالیٰ نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سیکشن میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 99-2-27 بروز ہفتہ بوقت 8-00 بجے تا ڈیڑھ بجے تک ہوگا۔ واضح ہو کہ ڈیڑھ بجے کے بعد کسی بچے کا کسی صورت بھی داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو نہیں لیا جائے گا۔

داخلہ سے متعلق اہم ہدایات

1- داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی کلرک آفس بوائز سیکشن سے حاصل کریں۔
2- داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ لف کریں۔ اس کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔
3- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 99-2-18 ہے۔ فارم پر کرکے کلرک آفس پرائمری سیکشن میں جمع کروایا جائے۔ مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔
4- پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔
5- منتخب امیدوار طلباء و طالبات کی لسٹ مورخہ 99-3-7 کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائے گی۔

سیلبس

انگلش۔
A a to Z a Small and Capital Alphabets
تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہوگا۔ علاوہ ازیں Dictation بھی ہوگی۔ ہر Letter سے شروع ہونے والے تین تین Words کا زبانی ٹیسٹ ہوگا۔ مثلاً A=Apple-Aunt-Ant
اردو۔ الف تا ے اردو حروف تہجی کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہوگا علاوہ ازیں ان کی املاء بھی ہوگی۔
حساب۔ 1 to 10 Counting کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہوگا اور ان کی Dictation بھی ہوگی۔
قاعدہ یسرنا القرآن۔ صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 17 تک عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت انسپکٹران

○ تحریک جدید کو چند محنتی۔ مخلص اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی بطور انسپکٹر تحریک جدید ضرورت ہے۔
ایسے نوجوان اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ وکیل الدیوان تحریک جدید کے نام ارسال کریں۔ درخواست دہندہ دینی شعائر کا پابند ہو۔ اور کم از کم میٹرک پاس ہو۔ یہ درخواستیں 15- جنوری 99ء تک موصول ہونی چاہئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

لوڈشیڈنگ کے اوقات

○ ربوہ= صبح 6 بجے سے 7 بجے تک دوپہر 2 بجے سے 3 بجے تک رات 11 بجے سے 12 بجے تک
احمد نگر= صبح 6 بجے سے 8 بجے تک دوپہر 12 بجے سے 2 بجے تک رات 10 بجے سے 12 بجے تک

(واپڈا ربوہ)

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں M.Phil پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔
بیالوجی۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ فزکس۔ الیکٹرانکس۔ ارتھ سائنس۔ بین الاقوامی تعلقات۔ ہسٹری۔ اکنامکس۔ پاکستان سٹڈیز۔ امریکن سٹڈیز۔ سائیکالوجی۔
داخلہ کے لئے متعلقہ مضمون میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔ مضامین کی تفصیل کے لئے روزنامہ ڈان مورخہ 30- دسمبر 98ء کا ملاحظہ کریں۔ داخلہ فارم 100 روپے کے عوض بک شاپ یا 130 روپے کا پوسٹل آرڈر ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16- جنوری 99ء ہے۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا جس کی تفصیل اخبار میں موجود ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 3

ناکام نہیں لوٹتا۔ اور کبھی ناکام نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے۔ وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے۔ تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو۔ اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو۔ بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے (-) میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں۔
اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہئے اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہی ہے۔ دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے۔ یا وہ چیز مل جائے بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خدا تعالیٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔

(خطبات محمود جلد 1 ص 122)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

گھانا ٹیلی ویژن کے علاوہ ملک کے مشہور اخبارات نے بھی حضور کی کتاب کی تقریب رونمائی کو خصوصی کوریج دیا۔ جن میں مندرجہ ذیل اخبارات شامل ہیں۔
Daily Graphic, Free Press, Weekly Spectator, The Ghanian Chronicle,
The Ghanian Chronicle نے کتاب کی تقریب رونمائی کی خبر کے علاوہ اپنے حالیہ شمارہ میں مکرم ابراہیم جیسی صاحب کا حضور کی کتاب پر تحریر کردہ ریویو بھی شائع کیا جو انہوں نے تقریب کے موقع پر پڑھا تھا۔
گھانا ٹریڈ فیئر اتھارٹی کی جانب سے منعقدہ بک فیئر کی اختتامی تقریب مورخہ 10- نومبر 1998ء کو منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم ڈپٹی منسٹر آف ایجوکیشن مہمان خصوصی تھے جو مسلمان ہیں۔ چونکہ وہ ٹریڈ فیئر کی بک فیئر کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں انہوں نے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ اختتامی دعا کے لئے مکرم امیر و مشنری انچارج احمدیہ مشن گھانا (مولانا عبدالوہاب آدم صاحب) کو دعوت دیں۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ پروگرام کے اختتام پر حضور کی کتاب کی کاپیاں مکرم ڈپٹی منسٹر آف ایجوکیشن، ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ فیئر اتھارٹی اور کمرشل مینیجر صاحب ٹریڈ فیئر اتھارٹی کو پیش کی گئیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 دسمبر 98ء)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 5

اور استقلال سے دشمنوں کا مقابلہ کرکے خدا کے حضور سرخرو ہونا۔ خنساء اپنے بیٹوں کو جنگ میں جمے رہنے پر ابھارتی رہی حتیٰ کہ وہ لڑتے لڑتے شہید ہوگئے لیکن حضرت خنساء کے منہ سے آہ تک نہ نکلی اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ان کی شہادت سے سرفراز کیا۔ میں اللہ سے امید رکھتی ہوں کہ وہ مجھے اپنی رحمت کے مستقر میں ان کے ساتھ اکٹھا کردے گا۔
حضرت معاویہ کے عہد میں بادیہ میں وفات پائی۔

★......★......★......★

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
5- جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-20
6- جنوری- طلوع فجر اختتام سحر 5-41
6- جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

ٹائم کا دعویٰ

امریکی رسالے ٹائم نے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن نے کینیا اور تنزانیہ کے امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ دھماکوں کی ذمہ داری کے متعلق سوال کا جواب اسامہ نے مذہبی حوالوں سے دیا۔ ایک خفیہ کیمپ میں ٹائم کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے اسامہ نے کہا کہ اگر امریکیوں اور یہودیوں کے خلاف جہاد جرم ہے تو میں مجرم ہوں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اسامہ بن لادن ان بم دھماکوں میں اپنے کردار سے انکار کرتے رہے ہیں۔

جے للیتا واجپائی ملاقات

بھارتی وزیراعظم کی اہم اتحادی اور تامل ناڈو کی خاتون وزیر اعلیٰ جے للیتا اس وقت وزیراعظم سے ملاقات ادھوری چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئیں جب بھارتی وزیراعظم نے بحریہ کے سربراہ کی برطرفی کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

بھارت کی طویل ترین سڑک

مقبوضہ کشمیر سے بھارت کے جنوبی صوبہ تامل ناڈو تک بھارت کی طویل ترین سڑک کی تعمیر کا افتتاح بھارتی وزیراعظم نے کیا۔ اس کی لمبائی 7 ہزار کلومیٹر ہے۔ اس پر ساڑھے چھ ارب ڈالر خرچ ہونگے۔

بھارت میں عیسائیوں کے خلاف فسادات

بھارت کے صوبہ گجرات میں ہندوؤں نے مزید دو گرجا گھروں کو آگ لگادی۔ صوبے میں اب تک 31- گرجا گھروں پر حملے کئے جا چکے ہیں۔ تازہ حملے ضلع ڈانگ میں کئے گئے ہیں۔ حملوں کی ذمہ دار انتہا پسند جماعتوں کے 120- سے زائد ارکان گرفتار ہو چکے ہیں۔

الجزائر میں قتل وغارت

الجزائر میں ایک ہی خاندان کے 22- افراد کو گلے کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ واردات اسلامی عسکریت پسندوں نے کی ایک اور کارروائی میں مسلح افراد نے 12- فوجیوں کو گھات لگا کر ہلاک کردیا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ماہ رمضان میں 80- افراد مارے جا چکے ہیں۔ گذشتہ رمضان کے دوسرے عشرے میں 1200- افراد مارے گئے تھے۔

ایک اور طیارہ تباہ

انگولا میں اقوام متحدہ کا ایک اور طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ خیال ہے کہ یہ طیارہ باغیوں نے مار گرایا ہے۔ طیارہ میں 8- افراد سوار تھے۔

بھارت بدنام ہوگیا

سابق بھارتی وزیر اعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ عیسائیوں پر حملوں سے بھارت پوری دنیا میں بدنام ہو گیا ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں پر حملے بھارت کے سیکولر نظریے کے لئے موت ہے۔

بھارتی آرمی چیف کا اظہار افسوس

بھارت کی بری فوج کے سربراہ جنرل وی پی ملک نے بحریہ کے سابق سربراہ ایڈمرل وشنو بھگوت کی برطرفی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس اقدام کو افسوسناک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ تمام فوجی سیکولر اور وطن دوست ہیں۔

ملکی خبریں

نواز شریف بال بال بچ گئے

وزیر اعظم نواز شریف بم دھماکہ میں اس وقت بال بال بچ گئے جب رائے ونڈ جانے والے ان کے راستے میں ایک پل پر ایک زبردست طاقتور بم خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا اور 30- میٹر لمبا روہی پل تباہ ہو گیا۔ پل پر موجود تین افراد ہلاک اور ڈیوٹی پر تعینات پولیس انسپکٹر شدید زخمی ہو گیا۔ بیگم کی تیاری میں تاخیر کی وجہ سے وزیر اعظم مقررہ وقت پر روانہ نہ ہو سکے۔ اور پانچ منٹ کی تاخیر نے ان کو بچالیا۔ بم نو بجکر 55 منٹ پر پھٹا جبکہ وزیر اعظم نے دس بجے یہاں سے گذرنا تھا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ اس کی آواز 10- سے 12 کلومیٹر تک سنی گئی۔ سینکڑوں میٹر دور تک عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور گھروں کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ عینی شاہدوں کے مطابق دھماکے کے نتیجے میں پل کے دو ستون کم از کم 10 فٹ فضا میں بلند ہوئے اور پھر نیچے گر گئے۔ ڈی آئی جی نے بتایا کہ یہ دھماکہ ٹائم بم سے کیا گیا۔ وزیر اعظم کو اطلاع دی گئی تو وہ دوسرے راستے سے رائے ونڈ روانہ ہوئے انہوں نے بذریعہ ہیلی کاپٹر رائے ونڈ جانے کا مشورہ مسترد کر دیا۔ راستے میں انہوں نے ایک خاندان کی درخواست وصول کی اور اس جگہ کافی دیر تک رکے رہے۔

دشمنوں کا ہاتھ

بی بی سی نے کہا ہے کہ بم دھماکے میں نواز شریف کے دشمنوں کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے دہشت گردوں کے خلاف ملک بھر میں کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ تاہم پولیس نے کسی پر شک ظاہر نہیں کیا۔

نواز شریف کا ردعمل

وزیر اعظم نواز شریف نے بم دھماکے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گرد مجھے بم دھماکوں سے خوف زدہ نہیں کر سکتے۔ یہ دھماکہ ملک دشمن عناصر کی کارروائی ہے عوام کے تعاون سے ملک دشمنوں کا خاتمہ کر دیں گے۔

پسنجر ٹرین بچ گئی

سیالکوٹ کے قریب پسنجر ٹرین کو بم سے اڑانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ بھارتی ساخت کا 8 پونڈ وزنی بم تھانہ رنگ پور کے نواحی موضع میں ریلوے لائن پر فٹ کیا گیا تھا۔

ریاض بسرا کا دست راست گرفتار

سپاہ صحابہ کے دہشت گرد ریاض بسراء کا دست راست 8 ساتھیوں سمیت گرفتار ہو گیا۔ ان کے قبضے سے ایک ہٹ لسٹ برآمد ہوئی ہے۔

زراعت پر سیلز ٹیکس

حکومت نے آئی ایم ایف کی ہدایت پر زراعت پر 10- فیصد سیلز ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

صدر تارڑ کا بیان

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو صدر وزیراعظم کی لڑائی کے بغیر "سواد" نہیں آرہا ماضی میں لڑائی جھگڑے کا آغاز ایوان صدر سے ہوتا تھا۔

دو تھانیدار برطرف ڈی ایس پی معطل

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے تواں پنڈ میں خواتین کی بے حرمتی کے واقعہ پر دو تھانیدار برطرف اور ڈی ایس پی کو معطل کر دیا۔

سود کی اپیل

وفاقی حکومت نے سود کو ناجائز قرار دینے کے شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل واپس لینے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ اگلے ہفتے کسی وقت باضابطہ درخواست دائر کر دی جائے گی۔ یہ اپیل سابقہ نواز دور میں دائر ہوئی تھی۔

حکومت کے خطرناک ارادے

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت کے ارادے خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آرمی چیف ملاقات کے لئے وقت دیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف میری گرفتاری کے لئے برطانیہ سے رجوع کریں وہ راز آشکار کروں گا کہ ایوان لرز جائیں گے۔ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سیف الرحمان سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں وطن واپس نہیں آؤں گا۔

اکبر بگتی نے ہار مان لی

جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگتی نے وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین سے شرط لگائی تھی کہ 31- دسمبر 98ء تک حکومت ختم ہو جائے گی۔ مگر وہ یہ شرط ہار گئے اور شرط ہارنے پر انہوں نے کھدر کا سوٹ چوہدری شجاعت حسین کو بھجوا دیا ہے۔

وسیم اکرم پھر کپتان

فاسٹ باؤلر وسیم اکرم کو ورلڈ کپ تک پاکستان کی کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا ہے۔ وہ دورہ بھارت، شارجہ کپ اور ایشین ٹیسٹ چیمپئن شپ میں ٹیم کی قیادت کریں گے۔ کوچ بدستور جاوید میانداد ہونگے۔

سردار کھوسہ کے خلاف ریفرنس

پیپلز پارٹی نے پنجاب کے وزیر خزانہ سردار ذوالفقار کھوسہ کے خلاف بجلی چوری کرنے پر ریفرنس دائر کر دیا ہے۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو سال نو مبارک
1999ء کی نئی جنتری و فہرست ادویات بمع
مفید طبی معلومات دواخانہ ہذا سے دستی یا بذریعہ ڈاک
مفت طلب فرمائیں
جان یونانی دواخانہ
04524-213149 04524-211485

ماہ مبارک میں ہومیوپیتھک ادویات اور متعلقہ سامان ہول سیل نرخوں پر حاصل کریں
مثلاً پوٹینسی 30 /52، 200 /63 - مدر ٹنکچر /96، ملیا کارڈ /175
ایک ڈرام ٹیوب /45 پیسے گرس، 2 ڈرام ٹیوب /52 پیسے گرس گولیاں 14/25 فی پونڈ
دوکان جمعہ والے دن 9 تا 12 بجے دوپہر
الف بی ڈسٹری بیوٹرز 212352
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508 - 212626